اس شرط پر موبائل بیچنا کہ ایک ہفتے بعد واپس خرید لوں گا، کیسا؟

ریفرنس نمبر:Gul 2266 تاریخ:13-07-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں موبائل کی خرید وفروخت کا کام کرتا ہوں۔ بعض اوقات کوئی کسٹمر آتا ہے اور مجبوری کی وجہ سے موبائل بیچتا ہے، لیکن وہ بیچنا نہیں چاہتا۔اس لیے وہ میرے ساتھ اس طرح کا معاہدہ کرتا ہے کہ آپ موبائل مجھ سے خرید کر ایک ہفتے کے لیے اپنے پاس رکھ لو۔ اگر میں ایک ہفتے تک واپس آگیا، تو کچھ اضافی رقم دے کر آپ سے موبائل واپس لے لوں گا اور یہ اضافی رقم طے ہو جاتی ہے کہ دو ہزار یا تین ہزار اضافی رقم ہوگی اور اگر نہ آیا تو آپ کی مرضی، چاہے آپ موبائل بیچیں، یا خود استعمال کریں۔ اس کے بعد دونوں فریق اس معاہدے کے پابند ہوتے ہیں، اگر بالفرض مجھے کوئی دوسرا کسٹمر آکر دس ہزار منافع کی بھی آفر کرتا ہے، تو میں وہ قبول نہیں کر سکتا، بلکہ موبائل کے مالک کو ہی موبائل واپس کرنے کا پابند ہوتا ہوں اور اس سے نفع بھی وہی لوں گا جو ہمارا آپس میں طے ہو چکا ہو۔ مثال کے طور پر میں نے اس سے موبائل پچیس ہزار کا لیا ہو تو ہفتے بعد اس کو اٹھائیس ہزار کا بیچ دوں گا۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس طرح کی خرید وفروخت کرنا شرعی طور پر جائز ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت شرعی نقطہ نظر سے جائز نہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ خرید وفروخت جائز ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس میں کوئی ایسی شرط نہ رکھی جائے جو عقد کے تقاضوں کے خلاف ہو اور اس میں فروخت کنندہ یا خریدار کا فائدہ ہو۔ بیان کردہ صورت میں اضافی رقم واپس کرنے پر موبائل واپس کرنے کی شرط عقد کے تقاضے کے خلاف ہے اور اس میں بظاہر فریقین کا فائدہ ہے۔ اس لیے یہ شرط آپ کے عقد کو فاسد کر دے گی۔ اس کے جائز نہ ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ خرید وفروخت کے بعد خریدار، خریدی گئی چیز کا مالک ہو جاتا ہے اور اس میں ہر قسم کا تصرف کرنے کا مختار ہوتا ہے، لیکن یہاں پر خریدار کو تصرف نہ کرنے کا پابند کیا گیا ہے، جو جائز نہیں۔

خرید و فروخت میں شرط لگانے کا حکم بیان کرتے ہوئے **فتاوی تاتارخانیہ** میں ہے: "وان کان الشرط شرطا لم یعرف ورود الشرع بجوازہ فی صورۃ وھو لیس بمتعارف، ان کان لاحد المتعاقدین فیہ منفعۃ۔۔۔ فالعقد فاسد" یعنی اگر شرط ایسی ہو جو شریعت میں جائز نہ ہو اور نہ ہی لوگوں کے درمیان وہ معروف ہو، اگر اس میں کسی ایک (یعنی فروخت کنندہ یا خریدار) کا فائدہ ہو، تو عقد فاسد ہوتا ہے۔ (فتاوی تاتارخانیہ، جلد 8، صفحہ 410، ھند)

خرید و فروخت میں شرط لگانے کے احکام بیان کرتے ہوئے بہار شریعت میں ہے: "شریعت میں بھی اس کا جواز نہ ہو اور مسلمانوں کا تعامل بھی نہ ہو، وہ شرط فاسد ہے اور بیع کو فاسد بھی کر دیتی ہے۔"

(بہارشریعت، جلد 2، حصہ 11، صفحہ 702، مکتبۃ المدینہ)

بیع کا حکم بیان کرتے ہوئے تحفۃ الفقہاء میں ہے: "واما حکم البیع فھو ثبوت الملک فی المبیع للمشتری وثبوت الملک فی الثمن للبائع" یعنی بیع کا حکم یہ ہے کہ خریدی گئی چیز کا مالک خریدار ہو جائے اور قیمت کا مالک فروخت کنندہ ہو۔ (تحفۃ الفقہاء، جلد 2، صفحہ 37، بیروت)

بیع کا حکم بیان کرتے ہوئے بہار شریعت میں ہے: "بیع کا حکم یہ ہے کہ مشتری مبیع کا مالک ہو جائے اور بائع ثمن کا۔"

(بہارشریعت، جلد 2، حصہ 11، صفحہ 617، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

02 ذو الحجۃ الحرام 1442ھ / 13 جولائی 2021ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے